مجموعہ

# رسائلِ چاندپوری

جلدِ اوّل

رئیس المناظرین حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری

ناظم تعلیمات و شعبہ تبلیغ دار العلوم دیوبند

خلیفہ مجاز حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی

انجمن ارشاد المسلمین

٦-بی شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ ○ لاہور

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ (الانبیاء)

بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر کھینچ مارتے ہیں کہ وہ اسکو چھوڑ ڈالتا ہے پھر باطل مٹ جاتا ہے اور تمہارے لیے ہلاکت ہے ان باتوں سے جو تم بناتے ہو

مجموعہ

# رسائلِ چاندپوری

## جلدِ اوّل


رئیس المناظرین حضرت مولانا سیّد مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ ناظم تعلیمات
وشعبۂ تبلیغ دارالعلوم دیوبند وخلیفۂ مجاز حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ



ناشر

انجمن ارشاد المسلمین لاہور

۶- بی شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ

## سلسلۂ مطبوعات (۴)

نام کتاب :- ———— مجموعہ رسائل چاند پوری

مصنف :- ———— مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ

تاریخ طباعت :- ———— ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ / اکتوبر ۱۹۷۰ء

ناشر :- ———— انجمن ارشاد المسلمین لاہور

پریس :- ————

تعداد :- ———— ایک ہزار

قیمت :- ————

### ملنے کے پتے

(۱) سبحانی اکیڈمی - ۱۹/ اردو بازار ———— لاہور

(۲) انجمن ارشاد المسلمین ۶/ بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ - لاہور

(۳) مدرسہ عربیہ حفظ القرآن سرکلر روڈ کہروڑپکا ضلع ملتان

نوٹ :- بذریعہ ڈاک منگوانے والے حضرات پتہ نمبر ۲ سے منگوائیں


# فہرست

الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات

بدکار عورتیں بدکار مردوں کیلئے اور بدکار مرد بدکار عورتوں کیلئے

## تحذیر الابرار عن مناکحۃ الفجار

معروف بہ

# الکوکب الیمانی

# علیٰ اولادِ الزّوانی

تصنیف لطیف

رئیس المناظرین حضرت مولانا سیّد مرتضیٰ حسنؒ چاندپوریؒ ناظم تعلیمات
وشعبۂ تبلیغ دار العلوم دیوبند وخلیفۂ مجاز حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

ناشر

انجمن ارشاد المسلمین لاہور

٦- بی شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ



ہمارا اور ہمارے بزرگوں کا یہی اعتقاد ہے۔ بندہ رشید احمد عفی عنہ

خادم دربار رشید عالم قدس سرہٗ گنگوہی

ہمارا اور ہمارے اکابر کا یہی اعتقاد ہے اور یہی عقیدہ اہلِ حق کا ہے۔

بندہ محمد انور عفا اللہ عنہ کشمیری

اشہد انہ معتقدنا ومعتقد مشائخنا

بندہ سید حسن عفا اللہ عنہ حسنی

چاندپوری مدرس دار العلوم نبوی دیوبند

ہمارا اور ہمارے بزرگوں کا یہی عقیدہ ہے

محمد عبد الوحید عفی عنہ

مدرس تجوید دار العلوم دیوبند

ہمارا اور ہمارے بزرگوں کا یہی عقیدہ ہے

محمد شفیع عفی عنہ

مدرس تجوید دار العلوم دیوبند

---

## المشتہر

بندہ سیّد محمد مرتضیٰ حسنؒ ابن شیرِ خدا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ کا منظر دنیا ہی میں آنکھوں
کے سامنے ہو جائے گا۔ ہر بدعتی تنہائی کے لق و دق میدان میں حیران و
سرگرداں نظر آئے گا۔ یہ تمام کرشمے ایک بریلوی مداری کے ڈمرو بجنے پر
نظر آجائیں گے۔ ناظرین! وقت قریب ہے۔ کہ جس شخص میں ذرا بھی ایمان ہے
الغیاث! الغیاث پکار اُٹھے گا اور بریلی کے سوداگری محلہ کی طرف منہ کرکے
بھی نہ سوئے گا خاں صاحب سے جو کچھ سرمایہ کفر و ضلال خریدا ہے سب
اس منڈی کفر میں واپس کرے گا! آخر کیا فتوے کیا حکم ہے۔ یہ قیامت
تو آکر ہی رہے گی اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلَاقِیْکُمْ۔ یہ تلخ
اور تُرش مزا تو چکھنا ہی پڑے گا۔

عجیبٌ بالزمان وما عجیبٌ    اتی من آل سیار عجیبا۔

خاں صاحب جو کچھ فرمادیں، جو فتوے لکھ دیں سب ممکن ہے ناظرین!
گھبرانے اور پریشان ہونے کی بات نہیں۔ خاں صاحب کا یہ تو بائیں ہاتھ کا کھیل
ہے۔ توجہ سے ملاحظہ فرمانا چاہیے کہ نکاح کا منعقد نہ ہونا تمام عمر زنا و حرام کاری
میں مبتلا ہونا اولاد کا حرامی ہونا، لاوارث ہونا۔ آیا ان امور کو کوئی شریف
مرد عورت مسلمان گوارا کرسکتا ہے۔ خاں صاحب کے ایسے فتوے کے بعد بھی
کوئی مسلمان ان کے ساتھ رہ سکتا ہے انکے عقائد کا گرویدہ ہو سکتا ہے!

ہم بکمال ادب عرض کرتے ہیں کہ جملہ اہل اسلام اور بالخصوص مولوی احمد رضا
خاں صاحب کے معتقدین غور فرمائیں کہ ہم جو کچھ عرض کرتے ہیں صحیح ہے
یا غلط خاں صاحب کے کلام سے لازم آتا ہے یا نہیں اگر کوئی بات اس میں





غلط ہو تو جملہ اہل اسلام کو ہماری غلطی کے رفع کرنے کا حق حاصل ہے۔ بالخصوص
خاں صاحب اور ان کے معتقدین پر تو ان کے قول کے موافق فرض ہے کیونکہ
کفر و اسلام کی بات ہے۔ وہ بھی نکاح کے متعلق جس کے صحیح نہ ہونے پر تمام عمر
زنا او حرام کاری میں ابتلاء لازم آتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ کیسے کیسے مفاسد
خبیثہ اس تخم کے پھل پھول ہوں گے۔ ایسے وقت میں باوجود طلب حق کے سکوت
کیسے جائز ہو گا۔ وہ گفتگو مباحثہ نہ کریں مگر اپنا مطلب تو صاف لکھ کر چھاپ
دیں۔ دوسروں کے کافر بنانے کو سفر اختیار فرمایا۔ ہزاروں روپیہ برباد کیے اپنا
ایمان اسلام نکاح کا صحیح ہونا، اولاد کا صحیح النسب ہونا کیا اس قدر بھی مہتم بالشان
نہیں کہ اس میں دو چار روپیہ صرف کرکے چھاپ دیا جاوے۔ اپنی بریئت ثابت
کردی جاوے مگر یاد رکھو اور پھر یاد رکھو مسلمانو! محال ہے، محال ہے محال ہے
قیامت آجائیگی۔ جو مولوی احمد رضا خاں صاحب یا ان کا کوئی معتقد اس
کا جواب دے سکے خدا چاہے جواب محال ہے۔ سچی بات کا جواب ہی کیا ہے
اب دیکھنا ہے کہ جناب خاں صاحب کے اصحاب خاں صاحب کی جانب سے
کیا جواب عنایت فرماتے ہیں۔ مسلمانو! اسکا نام مناظرہ ہے اس کو گفتگو کہتے ہیں
خاں صاحب جھوٹے افتراء باندھ کر مشہور کرتے ہیں کہ ہم مناظرہ
کرتے ہیں اور مخالفین پہلو تہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ جس شخص پر اس کے
کلام سے کفر لازم آوے اور ہزاروں کا انعام دیا جاوے مگر پھر بھی اپنا اسلام نہ ثابت
کرسکے۔ اپنے نکاح کی صحت اولاد کا صحیح النسب ہونا بیان نہ کرسکے۔ وہ مناظرہ
کیا خاک کرے گا۔ جاہلوں کو خوش کرنا اور ہے اور مناظرہ کرنا اور ہے۔

خاں صاحب کا مایۂ ناز تمام عمر کا سرمایہ یہ ہی تھا کہ تمام امت کی تکفیر کی وُہ تکفیر اصل مع سُود بالائے سُود خاں صاحب کے سر پر پگڑی باندھ کر رکھ دی؛ جس سے خاں صاحب تحت الثرا میں پہنچ گئے۔ اگر اس کا بھی جواب نہ دیا تو یہ بھی وہی مثل ہو گی کہ اب کی دفعہ مارے گا تو جانوں گا۔ آئیں اور ہوش سے بات کریں مگر یاد رہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ کسی بدعتی میں دم نہیں ہے جو ہماری بات کا جواب دے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

ابھی کیا ہے اگر زندگی باقی ہے تو ہم خدا چاہے خاں صاحب کے وُہ وُہ مکر اور جہالت اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاں صاحب کی دلی عداوت ظاہر کریں گے کہ مسلمان خاں صاحب کا نام یزید علیہ ما علیہ سے بھی اوپر لکھیں گے! اور خوبی یہ ہے کہ جو کچھ کہیں گے انہیں کے کلام سے اپنی جانب سے بجز ایضاح مطلب اور کچھ نہ ہو گا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ الْمُسْتَعَانُ۔

خاں صاحب کا رسالہ ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار ١٣١٦ھ کا لکھا ہوا ہماری نظر سے گذرا۔ اس میں ایک استفتاء یہ کیا گیا ہے۔ ایک عورت سنیہ حنفیہ جس کا باپ بھی سنی حنفی ہے اس کا نکاح ایک غیر مقلد وہابی سے کر دینا جائز ہے یا ممنوع۔ اس میں شرعًا گناہ ہو گا یا نہیں بینو توجروا۔ صہ٣

خاں صاحب اس کا جواب صفحہ ٥ پر تحریر فرماتے ہیں " فی الواقع صورت مستفسرہ میں وُہ نکاح یا تو شرعًا محض باطل و زنا ہے یا ممنوع و گناہ۔" اس عبارت سے یہ مقدمہ اولیٰ تو صاف ثابت ہو گیا کہ سنیہ حنفیہ کا نکاح غیر مقلد وہابی سے باطل و زنا ہے، یا ممنوع و گناہ۔ پھر اسی صفحہ ٥ سطر ١١ پر فرماتے ہیں:





"وہابی ہو یا رافضی جو بد مذہب عقائدِ کفریہ قطعیہ رکھتا ہے جیسے ختم نبوت حضور پُر نور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار یا قرآنِ عظیم میں نقص و دخل بشری کا اقرار تو ایسوں سے نکاح باجماع مسلمین بالقطع والیقین باطل محض و زنائے صرف ہے اگرچہ صورت سوال کی عکس ہو یعنی سنی مرد ایسی عورت کو نکاح میں لانا چاہے کہ مدعیانِ اسلام میں جو عقائد کفریہ رکھیں ان کا حکم مثل مرتد ہے۔ کما حققناہ فی المقالۃ المستفسرہ عن احکام البدعۃ المکفرۃ۔ ظہیریہ و ہندیہ و حدیقہ ندیہ وغیرہ میں ہے۔ احکامهم مثل احکام المرتدین اور مرتد مرد خواہ عورت کا نکاح تمام عالم میں کسی عورت و مرد مسلم یا کافر مرتد یا اصلی کسی سے نہیں ہو سکتا۔ خانیہ و ہندیہ وغیرہما میں ہے۔ واللفظ للاخر ولا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ وکذلك لا یجوز نکاح المرتدۃ مع احد۔

عبارتِ مذکورہ سے یہ **مقدمہ ثانیہ** بھی ثابت ہو گیا کہ جو مدعی اسلام مرد ہو یا عورت عقائد کفریہ رکھے وُہ مثل مرتد ہے اس کا نکاح تمام عالم میں کسی مسلمان یا مسلمہ کافر یا کافرہ اصلی و مرتد یا مرتدہ سے جائز ہی نہیں۔ پھر صہ٦ پر فرماتے ہیں:

اور اگر ایسے عقائد خود نہیں رکھتا مگر کبرائے وہابیہ یا مجتہدینِ روافض خذلہم اللہ تعالیٰ کہ وُہ عقائد رکھتے ہیں: انہیں امام و پیشوا، یا مسلمان ہی جانتا ہے تو بھی یقینًا اجماعًا خود کافر ہے کہ جس طرح ضروریاتِ دین کا انکار کفر ہے یُوں ہی اُن کے منکر کو کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔ وجیز امام کردری و در مختار و شفاء امام قاضی عیاض وغیرہ میں ہے واللفظ للشفاء مختصرا اجمع العلماء ان من شك فی کفرہ وعذابہ

فَقَدْ کَفَرَ" اس عبارت سے یہ مقدمہ ثالثہ ثابت ہوا کہ اگر کوئی مدعی اسلام
کبراء وہابیہ کو کہ وہ عقائدِ کفریہ رکھتے ہوں۔ اگر مسلمان ہی جانے تو وہ بھی کافر
اور مرتد ہے اور بحکم مقدمہ ثانیہ جو مرتد ہو اس کا نکاح تمام عالم میں کسی مسلمان
کافر مرتد سے صحیح نہیں تو نتیجہ یہ نکلا کہ جو شخص کسی کو کبرائے و مقتدار و امام وہابیہ
میں سے مسلمان جانے تو اس کا نکاح بھی تمام عالم میں کسی سے صحیح و درست نہیں
بلکہ زنائے محض و حرام خالص ہو گا۔ اب اصل قیاس قابلِ غور ہے کہ مولوی
احمد رضا خاں صاحب ایسے شخص کو جس کو وہ امام اور مقتدار وہابیہ کا جانتے ہیں
اور اس کو صریح اقوال و کلماتِ کفریہ کا قائل اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا بے دھڑک گالی اور دشنام دینے والا اور آپ کے بعد نبی کھلم کھلا
ماننے والا جس کا حاصل ختمِ نبوت کا انکار ہے اعتقاد رکھتے ہیں مسلمان جانتے
ہیں اور جو ایسے شخص کو مسلمان جانے وہ بحکم مقدمہ ثالثہ کافر و مرتد ہے۔

**تو مولوی احمد رضا خاں صاحب اپنے ہی قول کے موافق کافر و مرتد ہوئے
اور اُن کا نکاح مسلمہ یا کافرہ و مرتدہ سے ناجائز** اور جب یہ اپنے ہی حکم
سے مرتد ہوئے تو جو اُن کو کافر نہ کہے۔ اسی عبارت اور مقدمہ ثالثہ کی رُو سے
وہ بھی کافر ہوا۔ غرض بحکم مقدمہ ثالثہ مسلّمہ و مثبتہ خاں صاحب یہ ثابت ہو گیا
کہ خاں صاحب اور اُن کے اذناب اتباع مرد و عورت خاں صاحب کے
حکم کے موافق کافر و مرتد اُن کے عورتوں اور مردوں کا مسلمان عورت و مرد سے
نکاح جائز نہیں۔ بلکہ آپس میں بھی اگر نکاح کریں تو وہ بھی زنائے محض ہے غرض
خاں صاحب کے حکم کے موافق وہ سب سانڈھ اور سانڈھنیاں تمام عمر یوں ہی





رہیں۔ اگر کوئی حنفی مرد یا حنفیہ عورت اُن کے مرد یا عورت یا وہ خود انھیں کے
ہم عقائد سے نکاح کرے گا تو زنائے محض ہو گا۔ نکاح نہ ہو گا۔ جب نکاح ہی صحیح
نہ ہوا تو اولاد بھی جو پیدا ہو گی حرامی ہو گی۔ اس دلیل کے تمام مقدمات ثابت ہو
گئے فقط یہ باقی ہے کہ خاں صاحب کسی ایسے شخص کو جو خاں صاحب کے نزدیک
کبرائے وہابیہ میں سے ہو اور اس کے عقائد بھی خاں صاحب کے علم میں کفریہ ہوں
پھر بھی خاں صاحب نے اُسے مسلمان کہا ہے۔ اس مقدمہ کے ثابت کرنے کی
ضرورت بعد ردّ التکفیر اور احدی التسعۃ والتسعین کے باقی نہیں ہے مگر مختصراً
یہاں بھی عرض ہے کہ ملاحظہ ہو الکوکبۃ الشہابیہ ص ۲۲ سطر ۱۲۔ "بالجملہ ماہ نیم ماہ و
مہر نیم روز کی طرح ظاہر و زاہر کہ اس فرقہ متفرقہ یعنی وہابیہ اسمٰعیلیہ اور اس کے امام
نافرجام پر جزماً قطعاً یقیناً اجماعاً بوجوہِ کثیرہ کفر لازم اور بلاشبہ جماہیر فقہائے کرام
اصحاب فتاویٰ اکابر و اعلام کی تصریحاتِ واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع
ائمہ ان سب پر اپنے کفریاتِ ملعونہ سے بالتصریح توبہ و رجوع و از سر نو کلمہ اسلام
پڑھنا فرض و واجب۔" اس عبارت سے یہ تو صاف ثابت ہو گیا کہ حضرت
مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ خاں صاحب کے نزدیک فرقہ وہابیہ کے امام
بھی ہیں اور خاں صاحب کے نزدیک اُن پر اور اُن کے اتباع پر جزماً قطعاً
اجماعاً بوجوہِ کثیرہ کفر لازم و ثابت اور بلاشبہ جماہیر فقہاء کرام و اصحاب فتاویٰ
اکابر و اعلام کی تصریحاتِ واضحہ پر سب کے سب کافر مرتد باجماع ائمہ ان سب پر
اپنی کفریاتِ ملعونہ سے بالتصریح توبہ و رجوع و از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض۔
پھر ایسے شخص کا مسلمان جاننے والا بھی کافر، مرتد، محروم النکاح زانی، بدکار، ذی اولاد

حرام ان کے نزدیک نہ ہو گا۔ تو اور کون ہو گا۔ ہاں فقط یہ ثابت کرنا باقی رہا کہ خاں صاحب نے حضرت مولانا مظلوم شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کو باوجود اس جبروتی حکم کفر کے مسلمان کہاں کہا۔ جس کی بناء پر وُہ اور ان کے جملہ اتباع بحکم فقہائے کرام جزمًا قطعًا، اجماعًا کافر ہو گئے۔ ان پر مرتدین کے احکام جاری اور ثابت ہو گئے۔ جواب یہ ہے کہ اول تو اسی جگہ الکوکبۃ الشہابیہ کی اس عبارت کے بعد فرماتے ہیں:

صلا ۶۲ اگرچہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ و مختار و مرضی و مناسب۔" ملاحظہ فرمائیے کہاں تو فقہاء کا وُہ مذہب جزمی قطعی اجماعی کفر کا اور خود جناب خاں صاحب کا وُہ ارشاد ازالۃ العار صفحہ ۶ پر کہ جس طرح ضروریات دین کا انکار کفر ہے۔ یُوں ہی ان کے منکر کو کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔" اور کہاں یہ حکم کہ ہمارے نزدیک کافر کہنے سے زبان کا روکنا ہی مذہب مختار و مرضی و مناسب اور ظاہر ہے کہ مسلمان جب تک کافر نہیں ہو سکتا جب تک وُہ کسی ضروری دین کا منکر نہ ہو تو جب شہید مظلوم مرحوم تمام فقہائے کرام کے نزدیک اجماعی قطعی کافر ہوتے تو ضرور ہے کہ کسی ضروری دین کے منکر ہُوئے ہوں گے اور ضروری دین کے منکر کو کافر نہ کہنے والا خود کافر ہے۔ لہٰذا خاں صاحب بریلوی اپنے ہی اقرار سے خود کافر و مرتد ہوئے اور جو انہیں کافر نہ کہے وُہ بھی بحکم خاں صاحب کافر ہُوا۔ پھر خاں صاحب ہی کے حکم کے موافق خاں صاحب اور اُن کے اتباع کا نکاح تمام عالم میں کسی سے بھی دُرست نہ ہو گا۔ بلکہ حسب الارشاد باجماع مسلمین بالقطع والیقین باطل محض و زنائے





صرف ہے۔

دوسرے ملاحظہ ہو تمہید صفحہ ۴۲ جناب خاں صاحب حضرت مولانا مولوی اسماعیل صاحب دہلوی شہید مظلوم مرحوم کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں۔ اولاً سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح دیکھیے کہ بار اول ۱۳۰۹ھ میں لکھنؤ مطبع انوار محمدی میں چھپا۔ جس میں بدلائل قاہرہ دہلوی مذکور اور اس کے اتباع پر ۷۸ طرح سے کفر ثابت کر کے صفحہ ۹۰ پر حکم آخر یہی لکھا کہ علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں۔ یہی صواب ہے۔ وھو الجواب وبہ یفتی وعلیہ الفتویٰ وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیہ السداد۔ یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتوٰے ہوا اور اسی پر فتوٰے ہے۔ اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت انتہٰے۔ اب تو خاں صاحب نے صاف صاف فرما دیا کہ مولانا اسماعیل صاحب دہلوی اور اُن کے اتباع کو کافر نہ کہا جاوے۔ یہی احتیاط ہے۔ یہی جواب ہے یہی مذہب ہے، اسی پر اعتماد ہے اسی میں سلامتی اور درستی ہے اور ازالۃ العار صفحہ ۶ پر یہ فرماتے ہیں" اور اگر ایسے عقائد خود نہیں رکھتا مگر کبرائے وہابیہ یا مجتہدین روافض خذلہم اللہ تعالیٰ کہ وُہ عقائد رکھتے ہیں انہیں امام پیشوا، یا مسلمان ہی جانتا ہے تو بھی یقینًا اجماعًا خود کافر ہے الخ۔

اب اپنے ہی فرمانے کے مطابق خود یقینًا اجماعًا کافر ہوئے اور اُن کا اور اُن کے اتباع کا نکاح محض باطل اور زنا صرف ہُوا۔ کیونکہ کبرائے وہابیہ کو مسلمان جانتے ہیں جس کی وجہ سے یقینی اجماعی کافر مرتد ہو گئے۔

# مجموعہ رسائلِ چاندپوری

## جلدِ دوم

رئیس المناظرین حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری
ناظم تعلیمات و شعبۂ تبلیغ دار العلوم دیوبند
خلیفہ مجاز حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی

انجمن دعوتِ اہلسنت وجماعت

# مجموعہ

# رسائلِ چاندپوریؒ

## جلدِ دوم

رئیس المناظرین حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسنؒ چاندپوری
ناظم تعلیمات و شعبۂ تبلیغ دار العلوم دیوبند
خلیفہ مجاز حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

انجمنِ دعوتِ اہلسنت و جماعت

# فہرست

# عرضِ مُرتّب

آج سے تقریباً ساٹھ سال پیشتر حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن شاہ صاحب چاندپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے آٹھ رسائل کا مجموعہ مرتب کر کے "مجموعہ رسائل چاندپوری جلد اول" کے نام سے "انجمن ارشاد المسلمین" کی طرف سے شائع کیا تھا۔ اور ساتھ ہی مزید رسائل کی فراہمی کے سلسلے میں تعاون کی اپیل بھی کی گئی تھی۔ اپیل کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ اس لئے مزید رسائل کی فراہمی میں ذاتی تگ و دو اور اپنی ہی تلاش و جستجو پر انحصار کرنا پڑا۔ ادھر اپنی مصروفیات کا یہ عالم کہ دور دراز کے سفر کر کے مختلف لائبریریوں اور دارالمطالعوں کا تفصیلی مطالعہ کرنے اور کتابوں کو تلاش کرنے کے لئے وقت نکالنا ایک انتہائی دشوار اور وقت طلب کام۔ ان دشواریوں کے علاوہ کچھ مجبوریاں اشاعت کے سلسلے میں بھی پیش آتی رہیں۔ جس کے باعث اس دوسری جلد کو منظر عام پر لانے کا کام مزید تاخیر و تعویق کا شکار ہوتا رہا۔ دوسری جلد کو جلد پیش نہ کر سکنے کے اسباب وعلل کا بیان ان حضرات کی خدمت میں بطور "اعتذار" پیش کیا جا رہا ہے جنہوں نے بار بار خطوط لکھ کر جلد دوم کی اشاعت کے بارے میں پوچھ گچھ کی اور اس طویل عرصہ میں انتظار کی تکلیف برداشت کرتے رہے ؏

وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ

اس جلد میں سترہ رسائل شامل ہیں۔ آخری چار رسالے اگرچہ حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن شاہ صاحب چاندپوری رحمہ اللہ کی ذاتی تصنیف نہیں ہیں لیکن چونکہ ان کا تعلق بھی ان ہی کی ذات سے تھا اس لئے ان کو بطور ضمیمہ اسی جلد میں شامل کر دیا ہے۔ دو رسالے "کوکب الیمانین" و "غلبۃ الحق" میں حضرت مولانا چاندپوری کے مناظروں کی روداد بیان کی گئی ہے۔ اور ایک رسالہ "بریلوی کا نادان دوست" حضرت مولانا کے ایک رسالہ کا جواب الجواب ہے۔ اور ایک رسالہ "فصل الخطاب" کا ذکر خود موصوف نے اپنے بعض رسائل میں کیا ہے۔